قارئین بنام مدیر

افکار و تاثرات

* بابری مسجد، اسلامی شعائر کی توہین اور عالم اسلام کے فرائض
* حضرات انبیاء کرامؑ کی توہین کی مذموم مساعی
* الحق کے مضامین اور قارئین کے تاثرات

بابری مسجد، اسلامی شعائر کی توہین اور عالم اسلام کے فرائض

اجودھیہ میں بابری مسجد کی توہین اور اس کے انہدام کی مذموم مساعی اور اس کے ساتھ مندر کے قیام کے ناپاک عزائم او اس کی تعمیر کے ارتکاب سے ساری مسلم اُمہ کو شدید صدمہ پہنچا ہے۔ تمام عالم اسلام بالخصوص حکومتِ پاکستان کا یہ فرض تھا کہ وہ بھارتی حکومت کے اس مکروہ فعل کا سختی سے نوٹس لیتی۔ اب جبکہ پاکستانی حکمرانوں کے راجیو حکومت سے قریبی اور دوستا تعلقات بہت گہرے ہیں تو حکومت کو ملک کے تمام مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کرنی چاہیئے تھی کہ اس سے اسلامی شعا کی توہین اور ملتِ مسلمہ کے جذبات بری طرح مجروح ہوئے ہیں۔ پھر حکومتِ ہند کی جانبداری اور الیکشنی ترجیحا کے پیشِ نظر اُتر پردیش ہائیکورٹ کے حکم کو بھی خاطر میں نہیں لایا گیا اور عدالتی حکم کے باوجود عدالت کے حکم کی خلاف ورز کرتے ہوئے انتہا پسند ہندوؤں نے فوج اور پولیس کی نگرانی میں مسجد سے ملحق مندر کی بنیاد رکھ دی اور یہ ہندوؤں کے ان مذموم عزائم کی خشتِ اوّل ہے جس کے پیشِ نظر وہ مسجد کو شہید کرتے اور اس کی جگہ مندر تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تنازعہ ہندوستان ہی نہیں تمام عالمِ اسلام کے لیے توجہ طلب ہے۔

سولہویں صدی کے مغل حکمران بابر کی تعمیر کردہ مسجد کو منہدم کرنے کے لیے ہندوؤں نے اب تک سینکڑوں بے گنا مسلمانوں کو شہید کر دیا ہے۔ صرف یہ نہیں بلکہ بڑے پیمانے پر مسلمانوں کی املاک نذرِ آتش کی گئیں۔ انتہاپسندوں کا مطمح نظر یہ ہے کہ وہ بھارت سے مسلمانوں کے مدارس اور مساجد کے علاوہ ان کے تمام تہذیبی، ثقافتی، تاریخی مقامات مٹا دینا چاہتے ہیں، چنانچہ ہندوؤں کا عام نعرہ اور حکومت کی سرپرستی میں متعصب اور انتہاپسند ہندو ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ وہ بھارت کی سرزمین سے مسلمانوں کے تمام مذہبی آثار مٹا کے دم لیں گے۔

حیرت ہے کہ بھارت میں مسلم اقلیت کے ساتھ اس قدر ناروا مظالم اور پھر حکومت کی چیرہ دستیوں پر پاکستان سمیت دنیا بھر کے مسلمان خاموش کیوں ہیں؟ صرف یہ نہیں بلکہ پاکستان کے موجودہ حکمران بھی جانتے ہیں اور عوام الناس سے زیادہ ان اپنے حکومتی ذرائع ان کو بتاتے ہیں کہ مسلم کش فسادات میں فوج اور پولیس بھی ہندوؤں کا ساتھ دیتی ہے مسلمانوں کو گرفتار کر اُن پر ناجائز مقدمات قائم کر دیئے جاتے ہیں۔

اس صورت حال کے پیش نظر میری تجویز یہ ہے کہ بھارت میں مسلمانوں اور وہاں ان کی مذہبی عبادت گاہوں اور اسلامی شعائر کے ساتھ ہونے والے ناروا سلوک پر پورے عالم اسلام کو ایک مربوط احتجاج کرنا چاہیئے۔ خاص طور پر مشرق وسطیٰ کے عرب ممالک (جہاں لاکھوں بھارتی ہندو ملازمتوں اور کاروبار میں مصروف ہیں) کو بھارتی حکومت کے اس جانبدارانہ رویہ کے خلاف آواز اٹھانا چاہیئے، پاکستان اس کی تحریک کرے، عالم اسلام کو متوجہ کرے تو سفارتی اور تجارتی تعلقات پر نظر ثانی کی دھمکی بھی دی جا سکتی ہے۔ اگر پاکستان اسلامی ممالک کے سربراہوں کو ادھر متوجہ کرے اور اس میں مؤثر اور فعال کردار ادا کرے تو یقیناً بھارتی حکومت اس دباؤ کا مقابلہ نہیں کر سکے گی ۔ میں اس عریضہ کے ذریعہ موجودہ حکومت (جسے راجیو حکومت سے دوستی اور رشتے ناتے پر بڑا فخر ہے اور وہ اسے اپنی حکومت کا ایک بڑا کارنامہ بھی تصور کرتی ہے) سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ از راہ خدا وہ اپنے اس فرض کو پہچانے اور ہر بین الاقوامی فورم پر اس مسئلہ کو اٹھائے تاکہ بھارتی حکومت کی جمہوریت اور سیکولرزم کا پردہ چاک ہو اور وہاں مسلم کش فسادات کی مخالفت اور اہل اسلام کی مظلومیت کی حمایت کی جا سکے۔ (حافظ حبیب الرحمٰن کلاچوی)

انبیاء کرامؑ کی توہین کے مذموم مساعی

آنجناب کی معلومات میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ لاہور سے بچوں کا ایک رسالہ ماہنامہ "تعلیم و تربیت" فیروز سنز کی سرپرستی میں نکلتا ہے۔ ماہ اکتوبر ۱۹۸۹ء کے شمارہ کے صفحہ ۳۶ پر "مدین کے کنوئیں پر" نامی کہانی طبع ہوئی (جس کی فوٹو سٹیٹ کاپی خط کے ساتھ منسلک ہے) اس میں حضرت موسیٰ اور حضرت شعیب علیہم السلام کی دو صاحبزادیوں کی خیالی تصویر شائع کی گئی ہے، اور ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ عمل قبیح ماہ اگست ۱۹۸۹ء سے جاری ہے اور ہر شمارہ میں خیالی تصویر الگ الگ ہوتی ہے۔

ابھی شیطان رُشدی کا مسئلہ حل نہیں ہوا تھا کہ یہ مسئلہ کھڑا کر دیا گیا ہے اور اس سے مسلمانوں کے ضمیر سے کھیلا جا رہا ہے مسلمانوں کے دلوں میں حضرت خاتم الانبیاء کی طرح تمام انبیاء کرامؑ کی عزت، احترام اور عظمت واجب ہے۔ حکومت کا یہ فرض ہے کہ تعلیم و تربیت کے نام پر بچوں کے ذہنوں کو خراب کرنے والے رسالے اور اسلامی تشخص کو برباد کرنے والوں کے خلاف شریعت اسلامی کو سامنے رکھتے ہوئے عبرتناک سزا دے۔

آنجناب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ پارلیمنٹ میں حکومت سے پُرزور مطالبہ کریں کہ وہ ذمہ دار افراد کو عبرتناک سزا دے۔ ہماری تنظیم کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں اس کی پُرزور مذمت کی گئی، جو حضرت مولانا قاری شریف احمد صاحب مدظلہ خطیب جامع مسجد اسٹیشن کراچی (سرپرست اعلیٰ تنظیم ہذا) کی زیر صدارت ہوا، اس کے بعد ایک اخباری بیان جاری کیا گیا جو لف ہذا ہے۔

(قاری تنویر احمد ناظم اعلیٰ تنظیم القراء والحفاظ، کراچی)

الحق کے مضامین اور قارئین کرام کے تاثرات

● آپ کے مؤقر مجلہ "الحق" اگست ۱۹۸۹ء کے شمارہ میں مولانا نامدار اللہ مدنی کا مقالہ "فتنۂ قادیانیت اور مولانا عبدالماجد دریابادیؒ"